حافظ محمد ابراہیم فانی

تعارف وتبصرہ کتب

فتاوی عالمگیریہ مترجم عربی متن مع اردو ترجمہ	مترجم ومولف مولانا ابو السعید محمد صادق مدظلہ چودہ حصص قیمت ۴۰۶ روپے ناشر ناظم نشر واشاعت مجلس منتظمہ اشاعت فتاوی عالمگیریہ۔ اعوان ٹاؤن۔

گرجا روڈ جی پی او۔ راولپنڈی۔

فقہا احناف کی عظیم فقہی وآئینی تحقیقات کا ذخیرہ مختلف ضخیم اور نادر مجموعوں میں پھیلا پڑا تھا علمی حلقوں میں سنجیدگی سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ان تحقیقات کے مجموعوں میں سے جمہور اور مفتی بہ احکام منتخب کرکے یکجا جمع کئے جائیں مگر یہ کام انتہائی کٹھن تھا۔ چنانچہ عالمگیر کے دور میں سنجیدگی سے یہ تجویز پیش کی گئی کہ احناف کی تحقیقات کی روشنی میں اسلام کے طے شدہ تفصیلی احکام وقوانین پر مشتمل ایک ایسا مستند مجموعہ انتخاب کرکے مدون کیا جائے جس کی بدولت ایک طرف یہاں نام نہاد دین الٰہی جیسی بدعات کا سد باب ہو۔ اور دوسری طرف یہاں کے مسلمانوں کے انفرادی اور اجتماعی امور سے متعلق اسلام کے مفتی بہ تفصیلی احکام اس ایک مجموعہ کی بدولت بسہولت فراہم ہو سکیں اور بوقت ضرورت متفرق مجموعوں کا احتیاج نہ رہے۔ نیز وہ مجموعہ عالم اسلام کے جمہور یعنی احناف کی کسی اسلامی ریاست میں اسلام کے معتبر تفصیلی احکام کے ماخذ کی حیثیت سے استعمال ہو سکے۔

چنانچہ اورنگ زیب عالمگیر نے ۱۰۷۳ھ میں مذکورہ مجموعہ فتاوی کی تیاری کے اہتمام کے لئے شاہی فرمان جاری کیا۔ غزنی وبخارا سے لے کر اراکان تک اور کشمیر سے لے کر کرناٹک تک مملکت کے اکیس صوبوں میں سے اس دور کے نامور اہل علم دارالحکومت دہلی میں جمع ہوئے۔ جن کی تعداد پانچ سو تک بتائی گئی ہے۔ انہوں نے فتاوی عالمگیری کی تدوین کا کام شروع کیا۔ اور مولانا نظام الدین برہانپوری اس کی تدوین کے سربراہ تھے۔ بعد ازاں شاہ عبد الرحیم رحمہ اللہ نے اس پر نظر ثانی کی۔ اس کی تدوین وتالیف اور ترتیب وپڑتال پر کام ۱۰۷۳ھ مطابق ۱۶۶۳ء شروع ہوا تھا اور ۱۰۸۱ھ / ۱۶۷۱ء تک جاری رہا۔ مولانا برہانپوری نے مختلف موضوعات کے لئے پانچ سو علماء میں سے ماہرین کی ذیلی کمیٹیاں بھی بنائی تھیں اور خود عالمگیر بھی ظہر اور عصر کے درمیان اس کے مسودوں پر نظر ڈالتے۔

مذکورہ طریقِ کار سے اس مجموعہ فتاویٰ کی تدوین ہوا سینکڑوں علمائے ربانی نے مسلسل آٹھ سالہ محنتِ شاقہ کی۔ اور ان کے وظائف اور تدوین کی دیگر ضروریات پر دو لاکھ یعنی موجودہ تقریباً بیس کروڑ مصارف آئے تب جاکر اکسٹھ بحثوں پر مشتمل تقریباً ایک ہزار سات سو اڑسٹھ عنوانات پر حاوی نصف لاکھ سے زائد احکام اور ایک لاکھ سے زائد سطور پر مشتمل عالم اسلام کے جمہور یعنی احناف کی تحقیقات کا ایسا مجموعہ تیار ہوا جو زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور سبھی احناف کے ہاں معتمد اور مستند ہے۔ فارسی زبان اور اردو میں اس کے تراجم بھی ہوئے بعض ناقص اور بعض غیر واضح۔

نیز جملہ تراجم عربی متن سے معرّیٰ تھے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ اس عظیم علمی شاہکار کو خوب سے خوب تر کیا جائے۔ چنانچہ مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیری نے اس کی افادیت عام کرنے کی بساط بھر کوشش کی ہے۔ جس کی اہم خصوصیات یہ ہیں۔ یہ ترجمہ عربی متن کا حامل ہے۔ متن حوالہ اور اردو ترجمہ مع حوالہ آمنے سامنے ہے۔ اس میں سابقہ مندرجہ عنوانات بطور دفعات اور ان میں درج احکام بطور شق قرار دے کر شماریات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ حاشیہ پر وضاحتی تائیدی معلوماتی اور احکام میں باہمی رابطہ پر مشتمل حواشی موجود ہیں۔ چودہ جلدوں میں اب تک جو احکام شائع کئے جا چکے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

۹۶ عنوانات میں طہارت کی مکمل بحث۔ ۳۳۲ عنوانات پر مشتمل نماز کے احکام۔ ۴۴ عناوین میں زکوٰۃ کے مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔ روزہ کے متعلق ۱۶ عنوانات۔ حج کے بارے میں ۴۳ عنوانات۔ ۱۳ عنوانات میں عقائد کے متعلق مرتدین کے احکام۔ ۲۰ عنوانات میں حدود کی مکمل بحث۔ ۱۹ عنوانات قصاص و دیت وغیرہ کے بارے میں ہیں ۱۵ عنوانات ذکر مسجد وغیرہ کے متعلق ہیں۔ اور ۲ عنوانات نکاح سے تعلق رکھتے ہیں۔

ابتداء میں تعارف کے طور پر ۸۶ صفحات پر مشتمل ایک مستقل رسالہ بعنوان علمی شاہکار شائع کیا گیا ہے۔ جس میں فتاویٰ عالمگیری کی تاریخ اور پس منظر امام ابوحنیفہؒ اور اس کے اساتذہ و تلامذہ کا مختصر تعارف۔ فتاویٰ عالمگیری کی تدوین میں شریک چند علماء کبار کے حالات زندگی۔ اور اس کے ساتھ موجودہ ترجمہ کے خصائص اور مجلس منتظمہ کے ناظم اعلیٰ مولانا ابوالسعید محمد صادق صاحب کے سوانحی خاکہ نے اس میں کافی نکھار پیدا کیا ہے۔

اس پس منظر میں اگر بغور دیکھا جائے تو مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیری نے وقت کی اہم ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا کارنامہ انجام دیا ہے کہ تمام عالم اسلام عموماً اور جمہور احناف بالخصوص ان کے شکرگزار رہیں گے جس حسن ترتیب سلیقہ اور عرق ریزی سے فتاویٰ عالمگیری پر کام مجلس کی جانب سے جاری ہے اگر یہ اسی انداز سے جاری رہا تو ہر طبقہ خواہ وہ علماء ہوں یا وکلاء۔ ارباب علم و دانش ہوں یا اصحاب فکر و نظر، ان سب حضرات کی جانب سے مجلس کی مکمل پذیرائی ہوگی۔